

4 زر، شرح مبادلہ اور ذخائر کا انتظام

4.1 بازارِ زر اور بازارِ قرض

کارگر بازارِ زر اور بازارِ قرض کسی فعال مالی نظام کا لازمی جز ہوتے ہیں۔ بازارِ زر اور بازارِ قرض کی سیالیت، گہرائی، اور کارگزاری بہتر بنانا اسٹیٹ بینک کے اہم بنیادی مقاصد میں سے ایک رہا ہے۔ یہ دونوں بازار ملک میں بچت کے فروغ، مالی وساطت کا عمل بہتر بنانے، اور گہرائی اور معاشی نمو پر اثر انداز ہونے کے لیے زری پالیسی اشاروں کی ترسیل میں ایک بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ مئی 13ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے اس سمت اپنا سفر جاری رکھا اور ایسے کئی اقدامات متعارف کرائے جن کا بنیادی مقصد زری پالیسی کی ترسیل کو مستحکم کرنا، بینکوں کی جانب سے انتظام سیالیت اور مالی وساطت کو بہتر بنانا، اور سرمایہ کاروں میں تنوع لانا تھا۔ ذیل میں ہم مالی سال کے دوران اسٹیٹ بینک کے اہم اقدامات کا خلاصہ پیش کر رہے ہیں۔

شرح سود کو ریڈور سہولت میں ترامیم

شرح سود کو ریڈور اگست 2009ء میں متعارف کرائے جانے کے بعد سے قلیل مدتی شرح سود میں تغیر پذیری خاصی کم ہو گئی جس سے زری پالیسی کا ترسیلی عمل مستحکم کرنے میں مدد ملی ہے۔ قلیل مدتی شرح سود میں تغیر پذیری مزید کم کر کے ترسیلی طریقہ کار مزید بہتر بنانے کی غرض سے اسٹیٹ بینک نے فیصلہ کیا کہ 11 فروری 2013ء سے شرح سود کو ریڈور 250 سے 300 بیس پوائنٹس کے درمیان ہوگا۔

اس کے علاوہ اپنی شبینہ ریورس ریپو اور ریپو سہولتوں تک بینکوں کی بار بار رسائی کی حوصلہ شکنی کے لیے اور انتظام سیالیت فریم ورک مستحکم کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے اعلان کیا کہ 8 اکتوبر 2012ء کے بعد سے جو ادارہ ایک سہ ماہی میں اسٹیٹ بینک کی ریورس ریپو یا ریپو سہولتوں تک سات بار سے زائد رسائی کرے گا اس پر بقیہ سہ ماہی کے لیے اسٹیٹ بینک کے شبینہ ریورس ریپو اور ریپو شرحوں سے بالترتیب 50 بی پی ایس جمع/نفی کا تفاوت لاگو ہوگا۔

اس اقدام سے اسٹیٹ بینک کی شرح سود کو ریڈور ونڈوز پر بینکوں کا انحصار خاصا کم ہو گیا ہے، اور انہوں نے مارکیٹ میں اپنا رویہ تبدیل کر کے انتظام سیالیت کو بہتر بنایا ہے۔

بچت امانتوں پر منافع جاننے کا طریقہ کار

پاکستان کے بیشتر بینکوں کا طریقہ یہ تھا کہ وہ بچت امانتیں رکھنے والوں کو ماہانہ کم از کم رقم کی بنیاد پر منافع ادا کرتے تھے۔ بچت کو فروغ دینے، اور امانتوں پر شرح منافع بہتر بنانے کے لیے، اور قرضوں پر منافع وصولی اور بچت امانتوں پر منافع ادائیگی کے مابین موزونیت لا کر بلند بینکاری تفاوت کم کرنے کے لیے اب بینکوں کو یکم اپریل 2013ء سے ہدایت کی گئی ہے کہ وہ بچت امانتیں رکھنے والوں کو ماہانہ اوسط رقم کی بنیاد پر منافع ادا کیا کریں۔ حال ہی میں اسٹیٹ بینک نے کم از کم شرح منافع 1 کو اسٹیٹ بینک کے ریپوریٹ (جو کہ شرح سود کو ریڈور کی زیریں سطح ہے) سے بھی منسلک کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یکم اکتوبر 2013ء سے پاکستانی روپے میں تمام بچت امانتوں پر کم از کم شرح منافع اسٹیٹ بینک کے موجودہ ریپوریٹ سے 50 بی پی ایس کم ہوگی۔

مطلوبہ نقد محفوظ

بینکوں کو ان کے انتظام سیالیت میں زیادہ کچھ فراہم کرنے اور قلیل مدتی شرح سود میں تغیر پذیری مزید گھٹانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے مئی 13ء کے دوران نقد محفوظ برقرار رکھنے

1 اسٹیٹ بینک نے مئی 2008ء سے جدولی بینکوں کے تمام بچت کھاتوں پر کم از کم 5 فیصد شرح منافع لاگو کی تھی جسے بعد میں بڑھا کر 6 فیصد کر دیا گیا تھا۔

کی شرائط کو معقول بنایا ہے۔ ”مطلوبہ نقد محفوظ“ کی غرض سے شرط میں آنے والا عرصہ ایک ہفتے سے بڑھا کر 12 اکتوبر 2012ء سے دو ہفتے کر دیا گیا ہے۔ تمام بینکوں کو نقد محفوظ برقرار رکھنے کے عرصے کے دوران مطلوبہ نقد محفوظ طلبی واجبات (بشمول ایک سال سے کم مدت کی میعادیں امانتیں) کے اوسطاً 5 فیصد پر برقرار رکھنا ہوگا۔ یومیہ کم از کم مطلوبہ نقد محفوظ 4 فیصد سے کم کر کے 3 فیصد کر دیا گیا ہے۔ نظر ثانی شدہ طریقہ کار میں بینکوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ جمعے سے اگلے ہفتے کی جمعرات کے خاتمے تک نقد محفوظ برقرار رکھیں جس کے لیے وہ جمعہ کو، جو کہ نقد محفوظ برقرار رکھنے کے عرصے کا پہلا دن ہے، کام ختم ہونے پر طلبی واجبات کو شامل کر سکتے ہیں۔

اسٹیٹ بینک کی قائمہ سہولتوں اور اضافی نقد محفوظ تک بینک وارسائی پر ڈیٹا

اسٹیٹ بینک نے مئی 2013ء کے دوران بینکوں کے لیے اپنا انتظام سیالیت بہتر بنانے کی غرض سے مذکورہ بالا ترغیبی اقدامات کے علاوہ اپنی ویب سائٹ پر سہ ماہی رپورٹ جاری کرنا شروع کی ہے جس میں مارکیٹ کو تفصیل کے ساتھ یہ دکھایا جاتا ہے کہ ہر بینک نے گزشتہ سہ ماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کی قائمہ سہولتوں یعنی شبینہ ریپو اور ریورس ریپو تک رسائی کتنی بار حاصل کی۔

اسٹیٹ بینک نے ہر بینک کے مطلوبہ نقد محفوظ سے زائد اضافی نقد محفوظ (excess cash reserves) کے بارے میں بھی اعداد و شمار جاری کرنے شروع کر دیے ہیں۔ یہ اعداد و شمار تقریباً ایک ماہ کے فرق سے شائع کیے جا رہے ہیں، ان سے بازار زر میں مختلف بینکوں کی سرگرمیوں کے حوالے سے اضافی کارکردگی کا موازنہ کرنے میں مدد ملے گی۔ اضافی نقد محفوظ نہ صرف شرح سود کو ریڈور کی ہموار کارگزاری پر منفی اثر ڈالتا ہے بلکہ بینکوں کے خود اپنے انتظام سیالیت پر اس کے مضمرات پڑتے ہیں۔

توقع ہے کہ مرکزی بینک کی قائمہ سہولتوں کے استعمال اور اضافی نقد محفوظ برقرار رکھنے پر بینک واری معلومات جاری کیے جانے سے ملکی بازار زر میں زیادہ شفافیت اور بہتر کارکردگی سامنے آئے گی۔

پرائمری ڈیلر سسٹم

سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاروں کی تعداد بڑھانے میں پرائمری ڈیلر سسٹم کی اثر پذیری بہتر بنانے کی غرض سے اسٹیٹ بینک نے پرائمری ڈیلر سسٹم سے متعلق ضوابط کو مزید مستحکم بنایا ہے۔ ان ضوابط پر جولائی 2012ء میں نظر ثانی کی گئی ہے جس کے تحت اب ہر پرائمری ڈیلر پر لازم ہے کہ:

- سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاری کے لیے درکار فارم، طریقہ کار اور محتاتانے سمیت مکمل معلومات اپنی باضابطہ ویب سائٹ پر جاری کرے۔
- انویسٹر پورٹ فولیو سیکورٹیز (آئی پی ایس) کھاتوں میں لین دین سے متعلق محتاتانہ کی سطح مناسب رکھے اور اس سے آگاہ بھی رکھے۔
- اپنی برانچوں میں سرکاری تمسکات کے نرخ آویزاں کرے۔
- دوطرفہ نرخ الیکٹرانک بانڈ ٹریڈنگ پلیٹ فارم پر فراہم کرے اور دیگر پرائمری ڈیلروں کے ساتھ اپنے لین دین کا کم از کم 35 فیصد اس پلیٹ فارم کے ذریعے بنائے۔

سرکاری تمسکات (پی آئی بی، ٹی بی، ٹی بی بی) میں غیر مسابقتی بولیوں کے ذریعے خردہ سرمایہ کاری لانے پر پرائمری ڈیلروں کو راغب کرنے کی غرض سے ہر 100 روپے پر 10 پیسے کا کمیشن متعارف کرایا گیا۔ یہ کمیشن پی آئی بی کے لیے پہلے سے دستیاب ذمہ دہی کمیشن کے علاوہ ہے۔

حال میں جولائی 2013ء میں آئی پی ایس کھاتوں سے متعلق ایک نشانیہ بھی متعارف کرایا گیا ہے جس کے تحت ہر پرائمری ڈیلر کی کارکردگی کو مالی سال کے خاتمے پر جانچا جائے گا۔ اس نشانیہ کے مطابق ہر پرائمری ڈیلر کے پاس کم از کم 250 آئی پی ایس کھاتوں کا پورٹ فولیو ہونا چاہیے اور ایک سال کے دوران وہ اپنے آئی پی ایس کھاتوں میں کم از کم 15 فیصد اضافے کو یقینی بنائے گا۔ اس اقدام سے پرائمری ڈیلروں کو ترغیب ملے گی کہ ان کے برانچ نیٹ ورک کے ذریعے خردہ سرمایہ کاری کھاتے کھولیں جس سے سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاروں کی تعداد بڑھنے میں مدد ملے۔

سرکاری تمسکات کی مارکیٹ کی تشکیل و ترقی میں پرائمری ڈیلروں کی کوششوں کا اعتراف کرتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے سرکاری تمسکات کی پرائمری اور سیکنڈری مارکیٹوں میں م س 13ء میں بہترین کارکردگی کے حامل تین پرائمری ڈیلروں کا اعلان کیا۔ م س 13ء میں فیصل بینک لمیٹڈ کو بہترین کارکردگی کا حامل پرائمری ڈیلر قرار دیا گیا جبکہ حبیب بینک لمیٹڈ اور این آئی بی بینک لمیٹڈ اس کے بعد رہے۔

سرکاری تمسکات کی مارکیٹنگ مہم

سرکاری تمسکات کے بارے میں خوردہ/چھوٹے سرمایہ کاروں میں آگاہی پیدا کرنے کے لیے وزارت خزانہ کے اشتراک سے ایک مارکیٹنگ مہم اکتوبر 2012ء میں شروع کی گئی تھی جس کی خصوصیات یہ تھیں:

- ملک کے صف اول کے اخبارات میں اشتہارات شائع کرائے گئے تاکہ سرکاری تمسکات کی چیدہ چیدہ خصوصیات کی وضاحت کی جائے اور ان میں سرمایہ لگانے کی تفصیلات بتائی جائیں۔
 - ذرائع ابلاغ میں اشتہار کے اثرات مزید مستحکم کرنے کے لیے تمام سرکاری تمسکات یعنی مارکیٹ ٹریڈری بل، پاکستان انویسٹمنٹ بانڈ اور حکومت پاکستان اجارہ صکوک کے لیے انویسٹر گائیڈ، بھی شائع کی گئیں۔ یہ گائیڈز پرائمری ڈیلروں کی مرکزی شاخوں کے ذریعے تقسیم کرائی گئیں اور یہ اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ پر بھی دستیاب ہیں۔²
- ’انویسٹر گائیڈ‘ اقامتی اور غیر اقامتی دونوں طرح کے سرمایہ کاروں کو سرکاری تمسکات کی خصوصیات، سرمایہ لگانے کا طریقہ اور اس کے فائدے مکمل تفصیلات مہیا کرتی ہیں۔

سرکاری تمسکات کی آن لائن نیلامی

ایم ٹی بی اور پی آئی بی کی نیلامی فروری 2013ء سے بلومبرگ آکشن سسٹم کے ذریعے آن لائن کی جارہی ہے۔ نیلامی کو خود کار بنانے کا یہ فیصلہ اسٹیٹ بینک نے کیا تھا تاکہ پرائمری نیلامی کے عمل میں زیادہ کارگزاری لائی جائے جس سے نیلامی کے پرانے طریقے میں پنہاں خطرات نہ صرف کم ہو گئے ہیں بلکہ پاکستان ان ملکوں کی صف میں آ گیا ہے جہاں خود کار برقی نیلامی کا نظام موجود ہے۔ آن لائن نیلامی کا نظام پاکستانی مارکیٹ کی ضروریات کے مطابق ڈھال لیا گیا ہے جس سے نیلامی میں قبول کردہ بولیوں کی پراسیسنگ کے ذریعے اسٹیٹ بینک براہ راست عمل درآمد کے قابل ہو گیا ہے۔ چنانچہ نیلامی کا عمل بولی درج کرانے سے لے کر قبول کردہ بولیوں کے تصفیے تک مکمل طور پر خود کار بنایا گیا ہے۔³

حکومت پاکستان اجارہ صکوک

حکومت پاکستان نے دسمبر 2011ء میں ’حکومت پاکستان اجارہ صکوک‘ کا آغاز کیا جس کے لیے پاکستان ڈومیسٹک صکوک کمپنی لمیٹڈ (پی ڈی ایس سی ایل) کے ذریعے ایم 2 موٹر وے کو بنیادی اثاثہ برائے فروخت، خرید اور پٹہ قرار دیا گیا۔ اجارہ صکوک کے اس منصوبے کے تحت اثاثے کی زیادہ سے زیادہ مالیت 234.6 ارب روپے تھی جس میں سے 186.8 ارب روپے مالیت کے اجارہ صکوک حکومت پاکستان نے م س 12ء کے دوران چار نیلامیوں میں جاری کیے تھے۔ اس سلسلے کی آخری نیلامی م س 13ء کی پہلی سہ ماہی میں منعقد ہوئی جس میں 47 ارب روپے کے اجارہ صکوک جاری کیے گئے۔ مارچ 2013ء میں حکومت پاکستان نے ’حکومت پاکستان اجارہ صکوک‘ کے ایک اور سلسلے کا آغاز کیا جس کا بنیادی اثاثہ ایم 1 موٹروے کو بنایا گیا۔ اس اثاثے کی زیادہ سے زیادہ مالیت 43.2 ارب روپے تھی جس کے مقابل 43.02 ارب روپے مالیت کے صکوک حکومت نے 26 مارچ 2013ء کو ہونے والی نیلامی میں جاری کیے۔

ستمبر 2008ء میں حکومت پاکستان اجارہ صکوک کے اجراء کے آغاز سے اب تک 501.4 ارب روپے مالیت کے صکوک جاری کیے جا چکے ہیں۔ 30 جون 2013ء کو حکومت پاکستان اجارہ صکوک کی واجب الادا رقم 459.2 ارب روپے تھی جس میں سے 381.7 ارب روپے مالیت کے صکوک اسلامی بینکوں/برانچوں کے پاس ہیں۔

<http://www.sbp.org.pk/Guidelines/index2.asp> 2

3 اس سلسلے میں پرائمری ڈیلروں کو دی گئی تفصیلی ہدایات یہاں دستیاب ہیں: <http://www.sbp.org.pk/dmmd/2013/C3.htm>

اسٹاک ایکس چینجوں میں سرکاری تمسکات کی خرید و فروخت

پاکستان کے اسٹاک ایکس چینجوں میں سرکاری تمسکات کی خرید و فروخت کا جائزہ لینے کے لیے ایک کمیٹی اگست 2013ء میں بنائی گئی تھی جس میں تمام متعلقہ فریق شامل تھے یعنی اسٹیٹ بینک، ایس ای سی پی، کراچی اسٹاک ایکس چینج اور سی ڈی سی۔ اس کمیٹی کا مقصد یہ تھا کہ اسٹاک ایکس چینجوں میں سرکاری تمسکات کی خرید و فروخت شروع کرنے کا مناسب ضوابطی اور عملی فریم ورک جنوری 2014ء کے خاتمے تک تیار کرے۔ سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاروں کی تعداد بڑھانے کے لیے اس پر اتفاق کیا گیا کہ ایسی تمسکات کا اسٹاک ایکس چینجوں میں لین دین ایک اضافی پلیٹ فارم تصور ہوگا اور یہ موجودہ اوٹی سی مارکیٹ کا متبادل نہیں ہوگا۔⁴ چنانچہ اسٹیٹ بینک نے ملکی اسٹاک ایکس چینجوں میں سرکاری تمسکات کے لین دین کی اجازت دے دی ہے۔ اس حوالے سے پرائمری ڈیلروں/بینکوں کو ضروری ہدایات 28 جنوری 2014ء کو جاری کر دی گئیں۔

بازار مبادلہ

پاکستان میں شرح مبادلہ پالیسی کا بنیادی مقصد بازار مبادلہ کی سرگرمیوں میں ہمواری کو یقینی بنانا اور ملک کے زرمبادلہ ذخائر کا انتظام کرنا ہوتا ہے۔ اسٹیٹ بینک م س 13ء میں بھی ان وسیع اہداف کے حصول کے لیے سرگرم رہا۔ بازار کے ضوابط اور انتظام کی خاطر اسٹیٹ بینک کی فعالیت سے نہ صرف بازار مبادلہ میں استحکام آیا بلکہ بازار کی گہرائی میں بھی اضافہ ہوا۔ لین دین کے بڑھتے ہوئے حجم کے پیش نظر اور بینکوں کو اس قابل بنانے کے لیے کہ وہ بازار میں زیادہ اتار چڑھاؤ لائے بغیر بڑی رقوم سے باسانی منٹ سکیں، اسٹیٹ بینک نے م س 13ء کے دوران اپنے سالانہ جائزے میں بازار کی بحیثیت مجموعی زرمبادلہ کی حد اکتشاف (Foreign Exchange Exposure Limit - FEEL) 9.7 فیصد بڑھا دی۔ مزید برآں ایک مجاز ڈیلر کی مجموعی حد اکتشاف 15 اپریل 2013ء سے 2,500 ملین روپے سے بڑھا کر 3,500 ملین روپے کر دی گئی ہے۔

زرمبادلہ کھاتوں اور ایف ای 25 اسکیم کے تحت تجارتی قرضوں سے متعلق ضوابط میں بھی م س 13ء کے دوران بہتری لائی گئی ہے۔ ستمبر 2012ء میں جاری کردہ نئی ہدایات کے تحت مجاز ڈیلروں کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ امریکی ڈالر، پونڈ اسٹرلنگ، یورو، جاپانی ین، کینیڈین ڈالر، اماراتی درہم، سعودی ریال، چینی یوآن، سوئس فرانک اور ترک لیرا میں بیرونی کرنسی کھاتے کھولیں اور تجارتی قرضے جاری کریں۔ نیز، بین الینک اختصاص (placement) اور بین الینک تبدیل (swap) یا بیرونی کرنسی کی سیالیت کا اسٹیٹ بینک کے ضوابط کے تحت جائز کوئی اور طریقہ مذکورہ کرنسیوں میں تجارتی قرضے دینے کے لیے استعمال کرنے کی اب اجازت دے دی گئی ہے، تاہم شرط یہ ہے کہ تجارتی قرضے کی کرنسی وہی ہونی چاہیے جو بنیادی ایل سی/فرم ٹریڈ کسٹریکٹ کی ہو۔ ضوابط میں ان تبدیلیوں سے نہ صرف امانت گزاروں اور قرض گیروں کو سہولت ملی ہے بلکہ بازار مبادلہ میں متعلقہ تمام کرنسیوں کی سیالیت بھی بڑھ گئی ہے۔

جدول 4.1: پاکستانی روپیہ فی ڈالر، بین الینک رجحانات					
	بلند	پست	حتی	اوسط	تغیر پے پری C/C*
م س 10ء	85.58	81.40	85.51	83.89	3.02
م س 11ء	86.50	83.93	85.97	85.56	2.40
م س 12ء	94.69	85.79	94.55	89.27	2.48
م س 13ء	99.80	93.70	99.66	96.85	1.67

* رائٹر: حتی شرحوں کے مابین اوسط یومیہ تغیر پے پری (فیصد)

م س 13ء کے دوران بین الینک بازار میں روپے کی قدر ڈالر کے مقابلے میں 5.1 فیصد گری جبکہ م س 12ء میں یہ کمی 9.1 فیصد رہی تھی (جدول 4.1)۔ شرح مبادلہ میں یہ رجحان دراصل بازار مبادلہ میں بڑی حد تک طلب و رسد کا عکاس تھا۔ م س 13ء میں بیرونی کھاتے کا خسارہ نسبتاً کم یعنی 2.5 ارب ڈالر کا تھا جبکہ اس سے گزشتہ سال یہ 4.7 ارب ڈالر رہا تھا۔ اسی طرح م س 13ء کے دوران بحیثیت مجموعی توازن ادائیگی میں بھی نسبتاً کم یعنی 2 ارب ڈالر خسارہ دیکھا گیا جو کہ م س 12ء میں 3.3 ارب ڈالر رہا تھا۔

توازن ادائیگی میں خسارے اور آئی ایم ایف کے قرضوں کی واپسی کے نتیجے میں ملک کے زرمبادلہ ذخائر میں کمی آگئی اور وہ جون 2012ء کے خاتمے پر 15.3 ارب ڈالر سے گر کر م س 13ء کے خاتمے پر 11 ارب ڈالر تک آ گئے، تاہم اسٹیٹ بینک کے فعال انتظام کی بنا پر دوران سال ذخائر میں کمی بتدریج ہوئی جس نے مارکیٹ کے احساسات پر غیر ضروری منفی اثرات سے بچنے میں مدد دی۔

4 یعنی مارکیٹ ٹریڈری بل، پاکستان انویسٹمنٹ بانڈ، اور حکومت پاکستان کے جاریہ صکوک۔

5 سرکاری تمسکات کی اور دی کا ڈسٹر مارکیٹ (بلوہرگ، رائٹر، اور بازار زر کے سودا کار) معمول کے مطابق کام کرتی رہے گی اور موجودہ اور دی کا ڈسٹر مارکیٹ میں کوئی تبدیلیاں نہیں کی جائیں گی۔

اسے سی یو بورڈ آف ڈائریکٹرز کا 42 واں اجلاس

اسٹیٹ بینک کو یہ اعزاز حاصل ہوا کہ اس نے جون 2013ء میں اسلام آباد میں انٹینشنل کیسنگ یونین (اسے سی یو) کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے 42 ویں اجلاس کی میزبانی کی۔⁶ یہ اجلاس 26 ویں سارک فنانس گروپ اجلاس اور 9 ویں گورنرز سمپوزیم کے ساتھ منعقد ہوا تھا۔

اجلاس کے دوران اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے گورنر نے اسے سی یو کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی سربراہی برائے 2013ء سنبھالی۔ اس اجلاس میں بھوٹان، بھارت، مالدیپ، میانمار، نیپال کے مرکزی بینکوں کے گورنروں/زری حکام اور بنگلہ دیش، ایران اور سری لنکا کے ڈپٹی گورنروں نے شرکت کی۔ دی افغانستان بینک کے فرسٹ ڈپٹی گورنر بھی بطور مبصر شریک ہوئے۔

افتتاحی خطاب میں گورنر اسٹیٹ بینک نے موجودہ حالات میں اسے سی یو کے شریک رکن ممالک کے مابین اقتصادی تعاون کی ضرورت اجاگر کی۔ انہوں نے کہا کہ اسے سی یو کے رکن ملک خطے کے ممالک کے ساتھ تجارت اور دیگر امور میں تعاون بڑھائیں تو اس سے عالمی منڈیوں میں ممکنہ منفی دھچکوں کے اثرات زائل کرنے میں مدد ملے گی۔ اسے سی یو کے ملکوں میں تجارت بڑھنے سے، اور تجارتی لاگت گھٹانے کے مربوط مالی نظام سے یہ ممالک اپنی تجارت میں تنوع لاسکیں گے اور خطے کی تیزی سے ابھرتی ہوئی منڈیوں سے فائدہ اٹھاسکیں گے۔

اجلاس کے دوران بیکری جنرل اسے سی یو سزلیڈ ابراہان آزاد نے 12 مئی کے دوران اسے سی یو کی کارگزاریوں پر سالانہ رپورٹ کا مسودہ پیش کیا۔ اس کے بعد اسے سی یو کے رکن ملکوں کے ڈائریکٹروں/متبادل ڈائریکٹروں اپنے اپنے ملکوں کے بارے میں مختصر پریزنٹیشن دیں جن میں 12 مئی کے دوران متعلقہ اقتصادی پیش رفت کو اجاگر کیا گیا۔

اجلاس میں اسے سی یو کے رکن ملکوں کے مابین علاقائی تجارت کے فروغ، اور درآمد کنندگان اور برآمد کنندگان کو سہولت دینے کی غرض سے ادائیگیوں اور تصفیے کے موجودہ طریقہ کار میں زیادہ کارگزاری لانے سے متعلق امور پر غور و خوض کیا گیا۔

جدول 4.2: مہینے کے اختتام پر زرمبادلہ ذخائر			
(ملین ڈالر)			
مہینہ	اسٹیٹ بینک میں	بینکوں میں	مجموعہ
جون 12ء	10,803	4,485	15,289
جولائی 12ء	10,154	4,455	14,609
اگست 12ء	10,392	4,464	14,856
ستمبر 12ء	10,358	4,564	14,923
اکتوبر 12ء	9,733	4,592	14,325
نومبر 12ء	8,704	4,828	13,531
دسمبر 12ء	8,987	4,872	13,859
جنوری 13ء	8,694	4,942	13,636
فروری 13ء	7,945	4,992	12,936
مارچ 13ء	7,126	5,124	12,250
اپریل 13ء	6,694	5,118	11,812
مئی 13ء	6,393	5,081	11,474
جون 13ء	6,008	5,011	11,020

4.2 انتظام زرمبادلہ ذخائر

پاکستان کے زرمبادلہ ذخائر ادائیگیوں کی بین الاقوامی ذمہ داریاں پوری کرنے کے ساتھ ساتھ زرمبادلہ پالیسی پر موثر عمل درآمد کے لیے برقرار رکھے جاتے ہیں۔ ملک کے زرمبادلہ سیال ذخائر 30 جون 2013ء کو 11 ارب ڈالر تھے جبکہ 30 جون 2012ء کو 15.3 ارب ڈالر تھے (جدول 4.2)۔

مئی 13ء کے دوران 4.3 ارب ڈالر کی یہ کمی جاری کھاتے کے خسارے اور آئی ایم ایف کو ادائیگیوں کو نفاذ کرتی ہے۔ مئی 13ء کے خاتمے پر زرمبادلہ 14.5 ہفتے کی درآمدات کے لیے کافی تھا جبکہ مئی 12ء کے خاتمے پر یہ ہفتے 19.8 تھے۔

انتظام ذخائر کی حکمت عملی

مئی 13ء کے دوران بھی عالمی معیشت بحالی کی راہ پر گامزن رہی، منڈیوں نے ترقی یافتہ ملکوں کی مالی اور مالیاتی اصلاحات کا اثر قبول کیا۔ مرکزی سرمایہ کاری

6 انٹینشنل کیسنگ یونین کی تنظیم ہے جو بنگلہ دیش، بھوٹان، بھارت، ایران، مالدیپ، میانمار، نیپال، پاکستان اور سری لنکا کے مرکزی بینکوں پر مشتمل ہے۔ اس کا بنیادی مقصد رکن ملکوں کے مابین کثیر جہتی بنیاد پر ادائیگی اور تصفیے کا مؤثر و کارگر طریقہ کار فراہم کرنا ہے۔

منڈیوں میں موجودہ معاشی اور مالی تبدیلیوں کے پیش نظر انتظام ذخائر کی ذمہ داری میں ”سرمایہ کاری حکمت عملی“ (Investment Strategy) کا بھی بنیادی کردار ہے، جس کے نتیجے میں اثاثوں کا اختصاص ہوتا ہے اور کرنسی کے آمیزے میں تنوع لانے والے اقدامات کیے جاتے ہیں۔ انتظام ذخائر کی ادارہ جاتی اہلیت بڑھانے کے لیے ادارہ جاتی پورٹ فولیو میں ریاستی آلات کا کردار بڑھایا گیا تھا۔ مئی 13ء کے دوران انتظام ذخائر کے شعبے میں سب سے نمایاں پیش رفت یہ تھی کہ اسٹیٹ بینک اور پیپلز بینک آف چائنا کے مابین ایجنسی معاہدے کی رو سے اسٹیٹ بینک آف پاکستان کو چین کی بین الینک بانڈ مارکیٹ میں سرمایہ کاری کرنے کی اجازت مل گئی۔ یہ معاہدہ اسٹیٹ بینک آف پاکستان اور پیپلز بینک آف چائنا کے درمیان قریبی اشتراک کا عکاس ہے جس نے کئی سال کی دوستی اور اعتماد سے جنم لیا ہے۔ چین کی بانڈ مارکیٹ تک رسائی نے اسٹیٹ بینک کو زرمبادلہ ذخائر کے تنوع اور زیادہ سے زیادہ موثر انتظام کے لیے درکار بنیادی پلک فراہم کی ہے۔ اس سے ہمیں ایک طرف انتظام ذخائر کے حوالے سے اسٹیٹ بینک کا ہدف پورا کرنے میں مدد ملے گی جبکہ دوسری طرف سرمایہ کاری والے ذخائر میں بحیثیت مجموعی نفع یابی بھی بڑھ جائے گی۔ بین الاقوامی زرمبادلہ اور سرمایہ منڈیوں میں سازگار حالات کے تجزیے کے بعد اضافی اثاثہ جاتی طبقہ (additional asset class) اور کرنسی آمیزے میں تنوع لانے کے اقدامات بھی زیر غور ہیں۔ مزید برآں، مئی 13ء کے دوران انشائیہ کا نیا تجربہ بھی کیا گیا تھا جس کے نتیجے میں بینک ذخائر کے بحیثیت مجموعی جزدان میں اکتشاف قرض کم ہوا، اس اقدام سے یورو زون کے ملکوں میں اور تیزی سے بدلتی ہوئی عالمی معاشی حرکیات میں غیر یقینی صورتحال بڑھ گئی۔

ذخائر کا منظر نامہ

اسٹیٹ بینک کو امید ہے کہ اگلے سال زرمبادلہ ذخائر کی صورتحال بہتر رہے گی۔ کارکنوں کی طاقتور تر سیلات تجارتی توازن میں کسی ناخوشگوار صورت میں سہارا فراہم کرتی رہیں گی، جبکہ آئی ایم ایف سے توسیعی فنڈ کی سہولت (ای ایف ایف) سے زرمبادلہ ذخائر کو مستحکم کرنے میں مدد ملے گی۔ انتظام ذخائر کی استعداد بڑھانے کے لیے سوچے گئے اور نافذ کیے گئے اقدامات سے نفع یابی میں اضافہ ہونا چاہیے جبکہ سرمایہ کاری کے لیے اسٹیٹ بینک کی پیشگی متعین کردہ رہنما ہدایات کی پابندی بھی کرنی ہے۔ زرمبادلہ ذخائر کی سرمایہ کاری پالیسی ہو یا اس میں کوئی ردوبدل، اسے سرمایہ کاری کے لیے وسیع رہنما ہدایات یعنی تحفظ، سیالیت اور زیادہ سے زیادہ منافع، کے تحت وضع کیا جاتا ہے جس کی تشکیل بینک کے مرکزی بورڈ نے کی ہے۔

4.3 زرمبادلہ سے متعلق ہدایات میں ردوبدل

مجاز ڈیلر درآمدات کے عوض پیشگی کوڑ کی جو سہولت فراہم کرتے ہیں ان پر ہدایات کو ایف ای سرکلر نمبر 06 مورخہ 21 دسمبر 2011ء کے ذریعے مزید منضبط کیا گیا۔ اس سلسلے میں کئی سوالات اٹھائے گئے جن کا جواب سرکلر لیٹر نمبر 01 مورخہ 19 فروری 2013ء کے ذریعے دیا گیا۔ مذکورہ وضاحتیں اس سہولت پر درکار ہدایات فراہم کرتی ہیں۔ مزید برآں، مجاز ڈیلروں پر بذریعہ سرکلر لیٹر نمبر 03 مورخہ 27 فروری 2013ء زور دیا گیا ہے کہ وہ بیرونی کرنسی کھاتوں سے متعلق قواعد و ضوابط کی سختی سے پابندی کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ کسی ایک دن 10 ہزار ڈالر سے زائد رقم (یا اس کے مساوی دوسری کرنسی میں رقم) کھاتے میں جمع کرانے کی صورت میں کھاتے دار کو اس کے حصول کی اصل رسید پیش کرنی ہوگی۔

4.4 مبادلہ کمپنیاں

مبادلہ کمپنیوں کو منظم کرنے اور سہولت فراہم کرنے کی پالیسی کے تحت اسٹیٹ بینک نے ان کمپنیوں کے لیے نیٹ ورک پھیلانے کی جامع پالیسی جاری کی۔ اس پالیسی کے ذریعے مبادلہ کمپنیوں کو ان کے سرمائے اور تعمیل کی بنیاد پر درجہ بندی سے منسلک نیٹ ورک کے پھیلاؤ کے بارے میں تفصیلی ہدایات فراہم کر دی گئی ہیں۔ نیز، زرمبادلہ کی خرید/فروخت کرنے والوں کے مفادات کی حفاظت کے لیے اسٹیٹ بینک نے مبادلہ کمپنیوں پر لازمی کر دیا ہے کہ بیرونی کرنسیوں کی خریداری اور فروخت کی شرحوں کے مابین تفاوت 25 پیسے سے زائد نہیں ہونا چاہیے۔

4.5 پاکستان ری بی ٹینس انی شیو (پی آر آئی)

ترسیلات زر کی سہولت کو پاکستان میں ایک ملکیتی ڈھانچہ فراہم کرنے کی غرض سے اسٹیٹ بینک آف پاکستان، وزارت سمندر پار پاکستانی، اور وزارت خزانہ نے اپریل 2009ء میں ایک مشترکہ اقدام پاکستان ری بی ٹینس انی شیو (پی آر آئی) کیا۔ اس اقدام کے مقاصد یہ تھے: (الف) کارکنوں کی ترسیلات کی رواں طریقے سے آمد کو سہولت دینا اور تعاون

کرنا، اور (ب) سمندر پار پاکستانیوں کو پاکستان میں سرمایہ کاری کے مواقع فراہم کرنا۔ پی آر آئی نے اپنے قیام سے پاکستان میں ترسیلات کا بہاؤ بڑھانے میں مثبت کردار ادا کیا ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ کارکنوں کی ترسیلات ملک کے تجارتی خسارے کی مالکاری کا بڑا ذریعہ ثابت ہوئی ہیں۔ م س 13ء کے دوران پاکستان کا دو تہائی سے زائد تجارتی خسارہ ترسیلات زر سے پورا ہوا جبکہ م س 08ء کے دوران ایک تہائی سے بھی کم تجارتی خسارے ان ترسیلات نے پورا کیا تھا۔ بین الینک رقم منتقلی (آئی بی ایف ٹی) کے ذریعے ترسیلات کی کھاتے میں فوری منتقلی کی سہولت م س 12ء میں پی آر آئی کی طرف سے اہم اقدام تھا۔ یہ پراڈکٹ وصول کنندہ کے کھاتے میں ترسیلات کی رقم کی سہولت اور تیز رفتار منتقلی پر مشتمل ہے، اس کام میں زیادہ سے زیادہ 30 منٹ لگتے ہیں اور یہ سہولت چوبیس گھنٹے، ہفتے کے ساتوں دن دستیاب ہے۔ امید ہے کہ یہ پراڈکٹ رقم ارسال کرنے والوں اور وصول کرنے والوں میں مقبول ہو جائے گی۔

مزید برآں، پی آر آئی پاکستانی کارکنوں کے سمندر پار روانگی سے پہلے ان کے لیے ایک بریفنگ پروگرام شروع کرانے والا ہے۔ اس حکمت عملی پر عمل درآمد پر پی آر آئی اور امیگریشن بیورو میں غور کیا جا رہا ہے۔ پروگرام کے تحت بیرون ملک جانے والے پاکستانی کارکنوں کو باضابطہ ذرائع سے ترسیلات بھیجنے اور وصول کرنے کے طریقوں سے آگاہ کیا جائے گا۔ انہیں اسی موقع پر اپنے اور وصول کنندہ کے بینک کھاتے کھولنے کی سہولت بھی فراہم کی جائے گی۔ امیگریشن بیورو کے ذریعے سالانہ نصف ملین سے زائد پاکستانی بیرون ملک جا رہے ہیں اس لیے امید ہے کہ اس پروگرام سے ترسیلات میں مستحکم اضافہ ہوگا۔

4.6 ٹریڈری آپریشنز

م س 13ء کے دوران شعبہ ٹریڈری آپریشنز نے ٹریڈری کے بینک آفس اور نو سٹرو آپریشنز پر عمل درآمد کا سلسلہ جاری رکھا، نیز وہ دوسرے وظائف پر عمل درآمد بھی کرتا رہا مثلاً آؤٹ سورس پورٹ فولیو کی اکاؤنٹنگ/ بیرونی کرنسی میں ادائیگیوں پر عمل درآمد، اسٹیٹ بینک کے اہم مقاصد کے حصول کے لیے اپنے حصے کا کام یعنی ذخائر کا محتاط انتظام اور مالی استحکام۔ اس شعبے نے روایتی کے ساتھ ساتھ جدت پسند ٹریڈری مصنوعات کے درست اور بروقت تصفیے، اندراج اور رپورٹنگ کو یقینی بنایا، اور بین الاقوامی معیار کے ماہر پیشہ ورا افراد تیار کر کے خود کار ماحول میں بیرونی کرنسی میں ادائیگیاں کیں۔ اہم کارنامے ذیل میں دیے جا رہے ہیں:

- شعبہ ٹریڈری آپریشنز نے پیپلز بینک آف چائنا کے ساتھ کرنسی سواپ معاہدے (سی ایس اے) کے تحت ایک نئی اور پیچیدہ پراڈکٹ کامیابی کے ساتھ نمٹائی۔ یہ پورا عمل مقامی طور پر مکمل کیا گیا جس میں استعداد کاری، سی ایس اے پر تکنیکی تجزیہ، بزنس پروسیس مینول کی تیاری، نئے کھاتے کھولنا اور اکاؤنٹنگ پالیسی کے مطابق جی ایل میں ان کی درجہ بندی کرنا شامل ہے۔
- اسٹیٹ بینک کے ٹریڈری آپریشنز کی کارگزاری اور موثر بہ لاگت بہتر بنانے کے لیے بیرونی بینکوں کے ایجنٹوں (correspondents) کے ساتھ کھاتوں کے انتظامات کا جائزہ لیا گیا جس میں کئی نو سٹروس میں معقولیت پیدا کی گئی، بعض صورتوں میں نو سٹروس کی شرائط و ضوابط میں تبدیلی لائی گئی۔
- ایسے پروگرام کی تیاری جس کے تحت یومیہ شرح مبادلہ خود کار طریقے سے انٹرفیس کے ذریعے براہ راست گلوبس سسٹم میں لوڈ ہو جائے، دستی طور پر اندراج نہ کرنا پڑے۔
- ٹریڈری کے شعبوں کے ساتھ ساتھ گلوبس اور اوریکل سسٹمز/ functionalities میں کام کرنے والے شعبہ ٹریڈری آپریشنز کے افسران کی استعداد کاری
- بیرونی فنڈ منیجرز/ انگریزوں کی تحویل میں موجود معینہ آمدنی تمسکات اور ماخوذیہ مصنوعات کی آزادانہ قدر پیمائی کے لیے اندرونی استعداد/ مہارت میں اضافہ
- انگریزوں کے اکاؤنٹنگ پلیٹ فارم کے ساتھ انٹرفیس تشکیل دیا گیا اور اکاؤنٹنگ، تصفیہ حسابات اور ایم آئی ایس کے لیے اسٹیٹ بینک پورٹ فولیو پر ان کی رپورٹنگ کی کارگزاری بڑھانے کی غرض سے اقدامات کیے گئے۔